سلسلۂ فیضانِ عشرۂ مبشرہ کے پانچویں صحابی

رضی اللہ تعالٰی عنہ

حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیداللہ

SC 1286

سلسلہ فیضانِ عشرہ مبشرہ کے پانچویں صحابی

حضرتِ سیّدُنا طَلْحہ بن عُبَیدُ اللہ

رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ

پیش کش

مَجْلِسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ

(دعوتِ اسلامی)

شُعبہ بیاناتِ مدنی چینل

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب: حضرت سیِّدُنا طَلحہ بن عُبَیدُاللہ

پیش کش: مَجلِسُ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (شعبہ بیاناتِ مَدَنی چینل)

سن طباعت: ربیعُ الثانی ۱۴۳۲ھ، مارچ 2011ء

ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ بابُ المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۵ ربیعُ الثانی ۱۴۳۲ھ   حوالہ: ۱۶۹

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

''حضرت سیِّدنا طلحہ بن عُبیدُاللہ''

(مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ) پرمجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اِسے عقائد، کُفریہ عبارات، اَخلاقیات، فِقہی مسائل اورعربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمہ مجلس پرنہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

20-03-2011

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَدَنی چینل کے سلسلہ ''فیضانِ صحابہ کرام'' کے چودہ حُروف کی نسبت سے اِس رِسالے کو پڑھنے کی ''14 نیتیں''

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** o مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مَدَنی پھول:

﴿١﴾...... بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿٢﴾...... جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿11﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَما سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ سیرتِ صَحابہ پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿14﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا

(مصنِّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

﴿786﴾ فہرست ﴿92﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃُ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃُ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کُتُب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

"المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا اَلحاج اَلحافِظ اَلقاری اَلشّاہ اِمام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کوعصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اوراِشاعتی مَدَنی کام میں ہرممکن تعاون فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خودبھی مطالَعہ فرمائیں اوردوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالِس بَشُمُول **"المدینۃ العلمیۃ"** کودن گیارھویں اوررات بارھویں ترقّی عطافرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اورجنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضانُ المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اِسے پڑھ لیجئے

عالَمِ زیست پر ہر طرف مایوسی اور محرومی کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے، انسانیت اَخلاقی پستی کا شکار تھی کہ عالَم کے نجات دَہِندہ، محمد مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اِن تمام زنجیروں کو کاٹ ڈالا جن میں انسانیت بری طرح جکڑی ہوئی تھی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیضِ تربیّت کے اَثَر سے انسانیت اَخلاقی پستیوں سے نکل کر آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگی۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رات دن کی کوشش سے جو نیاز مَند تیار کیے وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت اور عشق میں اِتنے سَرشار اور وارفتہ تھے کہ اپنے آقا کے اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کر دینا سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر حُکم کی تعمیل اور پیرَوی ان کی فِطرَتِ ثانیہ بَن چکی تھی۔ اور شمعِ رِسالَت کے اِن پروانوں نے اپنی بے مثال مَحبّت کا ثُبوت دیتے ہوئے جب بی بی آمنہ کے لال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جانیں نثار کیں تو ربِّ ذو الجلال عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی رِضا کا مُژدہ جاں فزائیوں سنایا:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ (پ ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضِ نُبوّت سے تربیّت پانے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا مُژدہ حاصل کرنے والی اِن ہستیوں نے اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے جو قربانیاں دیں اِن کا حقیقی صلہ تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا مگر کچھ ہستیاں

ایسی بھی تھیں جنہیں دنیا میں ہی جنّت کی نویدِ پُر بہار سنائی گئی۔ یوں تو مُختلف اوقات میں جنّت کی بِشارت پانے والے صحابہ کرام کئی ہیں مگر دس ایسے جلیل القدر اور خوش نصیب صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان ہیں جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ نَبَوِی کے منبر شریف پر کھڑے ہوکر ایک ساتھ نام لے کر جنّتی ہونے کی خوش خبری سنائی۔ اِن خوش نصیبوں کو ''عشرۂ مُبشّرہ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ﴿۱﴾ حضرت ابو بکر صِدّیق ﴿۲﴾ حضرت عُمر فاروق ﴿۳﴾ حضرت عثمان غنی ﴿٤﴾ حضرت علیُّ المُرتضیٰ ﴿۵﴾ حضرت طلحہ بن عبیدُ اللّٰہ ﴿٦﴾ حضرت زُبیر بن العوّام ﴿۷﴾ حضرت عبدُالرحمٰن بن عوف ﴿۸﴾ حضرت سعد بن ابی وقّاص ﴿۹﴾ حضرت سعید بن زید ﴿۱۰﴾ حضرت ابوعُبَیدہ بن الجرّاح۔ عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب عبدالرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۷٦۸، ج۲، ص ۲۱٦)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے شُعبہ مَدَنی چینل پر اُمّت مسلمہ کو دربارِ نُبوّت کے ان چمکتے سِتاروں کی سیرت سے آگاہ کرنے کے لئے ایک سلسلہ جاری وساری ہے۔ مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ ''بیاناتِ مَدَنی چینل'' کے مَدَنی عُلَما کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی انتھک کاوِشوں کے سبب پیش نظر رِسالہ اسی سِلسِلہ کی ایک کڑی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالِس بشُمول **المدینۃ العلمیۃ** کو دن 11ویں اور رات 12ویں ترقّی عطا فرمائے۔

آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا وہ اُس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔''

(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب رقم الحدیث ۲۴۸۳ ج۲ص ۴۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَصْرہ کا راہِب اور قُرَیْشی تاجِر

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِظہارِ نُبُوّت سے قبل امیرُ المومنین سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلہ بنو تَیْم کا ایک تاجر تجارت کی غَرَض سے بَصرہ گیا۔ جب بازار پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک راہِب

اپنے عِبادت خانہ میں موجود لوگوں سے کہہ رہا تھا: سرزمینِ عرب سے آنے والے اِن مُعزَّز تاجِروں سے ذرا یہ تو معلوم کرو کیا ان میں کوئی حَرَم کا رہنے والا بھی ہے؟ تو وہ مُعزَّز قُرَیْشی تاجِر آگے بڑھ کر بولا: جی ہاں! میں حَرَم کا رہنے والا ہوں۔ راہِب کو معلوم ہوا تو اُس نے بڑی بیتابی سے اس قُرَیْشی جوان سے پوچھا: ''کیا آپ کے ہاں احمد نامی کسی ہستی کا ظُہُور ہوا ہے؟'' تاجِر نے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' تو راہِب نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تعارُف کچھ یوں کرایا: ''یہ حضرت عبدُ المُطَّلِب کے نورِ نظر حضرت عبدُ اللّٰہ کے لختِ جگر ہیں۔ اِن کے ظُہُور کا ماہِ مبارک یہی ہے، وہ آخری نبی ہیں اور ان کا ظُہُور سرزمینِ حَرَم (مکۃ المکرّمہ) سے ہوگا، پھر وہ اُس جگہ ہجرت کریں گے جہاں کی زمین تو پتھریلی اور شَورزَدہ ہوگی مگر وہاں کھجوروں کے باغات کَثْرت سے ہوں گے، تمہیں تو اُن کی بارگاہ میں فوراً حاضِر ہونا چاہئے۔''

وہ قُرَیْشی تاجِر فرماتے ہیں کہ راہِب کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں اور میں فوراً وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ مکّہ مُکَرَّمہ پہنچ کر ہی دم لیا۔ مکہ شریف پہنچتے ہی لوگوں سے پوچھا کہ کوئی نئی خبر ہے؟ تو اُنھوں نے بتایا: ہاں! محمد بن عبد اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنہیں ہم امین کے طور پر جانتے ہیں، نے نبُوَّت کا دعویٰ کیا ہے اور ابنِ ابی قُحافہ (یعنی امیر المؤمنین سیّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)

اُن پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: ''کیا آپ نبیِ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لے آئے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ہاں! اور چلو تم بھی اِن کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں دیر مت کرو کیونکہ وہ حق کی دعوت دیتے ہیں۔'' تاجر کا دل راہِب کی باتوں سے اسلام کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ عاشقِ اکبر، سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکی کی دعوت سے بھرپور باتیں سن کر مزید متأثر ہوا اور اُس نے راہِب کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔ چنانچہ، امیرُ المؤمنین سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قبیلے کے اس نوجوان تاجِر کو لے کر دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بَصْرہ کے راہِب اور عاشقِ اکبر کی باتوں سے متأثِّر ہونے والا یہ قُرَیْشی تاجر آخر کار سَرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ بابرَکت سے وابستہ ہو کر مسلمان ہو گیا اور جب اِس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راہِب کی باتیں بتائیں تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت خوش ہوئے۔

(دلائل النبوة للبيهقي، باب من تقدم اسلامه من الصحابة، ج ٢، ص ١٦٦ ـ والمستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب طلحة بن عبيد اللّٰه رضى الله تعالى عنه، ج ٤، ص ٤٤٩)

پیارے اسلامی بھائیو! قُرَیْشی سردار نَوفَل بِنْ خُوَیلد کو قُرَیْش کا شیر کہا جاتا تھا، یہ قُرَیْشی سَردار دینِ اسلام کا پرچم تھامنے والوں پر اس قدر ظُلْم وسِتَم ڈھاتا کہ حُضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ سے اِس کے شَر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس کے شر سے محفوظ فرما۔ چُنانچہ، امیر المؤمنین سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور اِس قُرَیْشی تاجِر نے اِسلام کیا قبول کیا اِس ظالِم سَردار نے ان حضرات پر ظُلْم کی انتہا کر دی۔ اُس نے اِن دونوں کو ایک ہی رسی میں باندھنے کا حکم دیا تا کہ یہ حضرات خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت نہ کر سکیں اور رسی سے باندھنے والا بھی کوئی غیر نہ تھا بلکہ اس قُرَیْشی تاجِر کا اپنا سگا بھائی (عُثمان بِنْ عُبَیْدُ اللّٰہ) تھا۔ اِن حَضَرات کو ایک ہی رسی میں باندھا تو اِس لئے گیا تھا کہ یہ اسلام سے منہ پھیر لیں مگر اِن کے پایۂ اِستِقلال میں ذرہ برابر فَرْق نہ آیا کیونکہ دشمنانِ اسلام نے ظاہِری طور پر اِن حَضَرات کے جسموں کو رسی میں باندھ رکھا تھا مگر اِن کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کی ڈور سے بندھے ہوئے تھے۔ پھر بعد میں یہ دونوں حَضَرات قَرِینَین (دو ساتھی) کے نام سے پکارے جاتے۔ (دلائل النبوة للبیهقی، باب من تقدم اسلامه من الصحابة، ج ۲، ص ۱٦٦ تا ۱٦۷ مفهوماً)

قُرَیشی تاجِر کا تعارُف

نام ونسب:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدُنا علامہ بدرُ الدّین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفّٰی ٨۵۵ھ) شرحِ سُنَن ابی داوٗد میں اِن تاجِر کا تعارُف کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ بن عثمان قُرَیشی تَیمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہے اور امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سلسلۂ نَسَب بھی **ساتویں پُشت** میں (کعب بن مُرّہ پر) محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک نَسَب سے جاملتا ہے۔(شرح سنن ابی داؤد للعینی، کتاب الصلوۃ، باب ما یستر المصلی، تحت الحدیث:٦٦٦، ج٣، ص٢٤٢)

حُلیہ مبارک:

اِمام حاکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حُلیہ مُبارک لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رنگت سُرخی مائل سفید تھی، قد مُتوسِّط و درمیانہ تھا، سینہ چوڑا اور شانے کُشادہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب کسی طرف مڑتے تو پورے رُخ سے متوجِّہ ہوتے، حَسین چہرے پر بڑی خوبصورت باریک سی ناک تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاؤں

بڑے تھے اور بڑی تیزی سے چلا کرتے تھے۔(المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب طلحة بن عبيد اللّٰه، ج٤، ص٤٤٩)

اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْریٰ میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا طَلْحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عام طور پر عُصفُر (زرد رنگ کی ایک بُوٹی جس سے کپڑے رَنگے جاتے ہیں) سے رَنگا ہوا لباس زیبِ تَن فرمایا کرتے تھے۔

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم٤٧ طلحة بن عبيداللّٰه، ج٣، ص١٦٤)

اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نسبت:

حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے تمام بیٹوں کے نام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر رکھے۔

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم٣٢ الزبير بن عوّام، ج٣، ص٧٤)

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عبید اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں: ﴿1﴾ محمد ﴿2﴾ عمران[1] ﴿3﴾ موسیٰ ﴿4﴾

1 ......عمران نامی دو افراد ہیں۔ پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے والد ماجد عمران بن یَصْہَر ہیں اور دوسرے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کے والد حضرت عمران بن ماثان ہیں۔یعنی پہلے نبی کے باپ اور دوسرے نبی کے نانا ہیں۔

یَعقُوب ﴿5﴾ اِسماعیل ﴿6﴾ اِسحاق ﴿7﴾ زَکَرِیَّا ﴿8﴾ یُوسُف ﴿9﴾ عیسٰی ﴿10﴾ یَحْیٰی ﴿11﴾ صالح رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

اچھے نام رکھنا بچوں کا حق ہے:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُ نا طَلْحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے برگُزِیدہ بندوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا صَحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سنت ہے۔ اور یاد رکھئے کہ اولاد کا والِدین پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے بچوں کا اچھا نام رکھیں۔ چُنانچہ،

حُضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ عالیشان ہے کہ اولاد کا والِد پر یہ حق ہے کہ اُس کا اچھا نام رکھے اور اچھا اَدَب سکھائے۔''

(کنز العمال، کتاب النکاح، الحدیث: ۴۵۱۸۴، ج۱۶، ص۱۷۳)

نام کیسے رکھے جائیں؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صَفحات پر مُشتمِل کتاب، ''**تربیتِ اولاد**'' صَفحہ 66 تا 67 پر ہے: **والِدین کو چاہئے** کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ اُن کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ ہے جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب

میدانِ حَشر بپا ہوگا تو وہ اِسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حُضور بلایا جائے گا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''قِیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آبا کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، الحدیث ٤٩٤٨، ج ٤، ص ٣٧٤)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا (مَعَاذَ اللہ) کُفّار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذِلّت کیا ہوگی کہ مسلمانوں کی اولاد کو کل میدانِ محشر میں کافروں کے ناموں سے پکارا جائے۔

ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کے اِنْتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائلِ شَرعِیّہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے اِحْتِراز کیا جائے۔ اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسمائے مبارکہ اور صَحابہ کرام و تابِعین عُظّام اور اَولیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اَسلاف سے روحانی تعلُّق قائم ہو جائے گا اور دوسرا اِن نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی بَرَکت سے اِس کی زِندگی پر مَدَنی اَثَرات مُرتَّب ہوں گے۔

حضرت سیّدُنا ابووَہب جُشَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انبیا (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے ناموں پر نام رکھو۔'' (سنن ابی داود، كتاب الادب، باب فی تغير الاسماء، الحديث: ۴۹۵۰، ج ۴، ص ۳۷۴)

ناموں کی تاثیر:

پیارے اسلامی بھائیو! بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ ''فُلاں اسم بامُسَمّٰی ہے'' یعنی جیسا نام ویسی اُس کی شخصیت ہے۔ چُنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مُشتمِل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصہ سولہ صَفْحَہ 244 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے ایک حدیثِ پاک **نقل** فرمائی ہے کہ سعید بن **مُسَیَّب** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی، کہتے ہیں، میرے دادا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: تم سَہْل ہو۔ یعنی اپنا نام سَہْل رکھو کہ اس کے معنی ہیں نرم اور حَزْن سخت کو کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ سعید بن **مُسَیَّب** کہتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں

اب تک سختی پائی جاتی ہے۔(صحیح البخاري، کتاب الادب، باب تحویل الاسم الی اسم احسن منه، الحدیث: ٦١٩٣، ص ٥٢٢)

اور ایک رِوایت میں ہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے بتایا: ''جَمْرَہ (یعنی دَہکتا ہوا اَنگارا)۔'' باپ کا نام پوچھا تو بولا: شِہَاب (یعنی سُلگتی آگ کا شُعلہ)۔ قبیلے کا نام دریافت کرنے پر اُس نے بتایا: حُرَقَہ (آگ میں جل کر سیاہ ہوجانے والی شے)۔ وَطَن کا نام پوچھا تو اُس نے جواب دیا: حَرَّۃُ النَّار (آگ کی تپش)۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا کہ یہ کہاں واقع ہے؟ عَرض کی کہ یہ ذَاتُ لَظٰی (آگ کی لپٹ جس میں دھواں نہ ہو) میں ہے۔ اُس شخص کا یہ تعارُف سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اپنے اہل وعیال کی جلد خبر لو کہیں وہ جل کر خاک نہ ہو گئے ہوں۔ وہ شخص اپنے گھر گیا تو واقعی اس کے گھر کو آگ لگ چکی تھی اور سب کے سب جَل مرے تھے۔(المؤطا، کتاب الاستئذان، باب مایکرہ من الاسماء، الحدیث: ١٨٧١، ج٢، ص ٤٥٤)

اہم نوٹ: بچوں کے نام کیسے رکھے جائیں اس کے متعلق مزید شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ سولہواں کا مطالعہ کیجئے۔

حقیقی تِجارت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُ نا طَلحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک کامیاب تاجِر تھے اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک کامیاب تاجِر گھاٹے کا سودا کر لے؟ چُنانچہ، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو تجارت کی وہ بڑی ہی نَفع مند ثابِت ہوئی اِس طرح کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر قربان کردیا اور اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اسے قبول فرمالیا۔ چُنانچہ،

ایسے ہی لوگوں کے متعلق **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۰۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللّٰہ کی مرضی چاہنے میں اور اللّٰہ بندوں پر مہربان ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر لمحہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔ ظُلم وسِتَم کی آندھیاں چلیں تو گھبرائے نہ پچھتائے بلکہ اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت کے مطابق کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے

دیا اور جب اسلامی فُتُوحات کے نتیجے میں تَعَیُّش وفَراوانی کا دور آیا تو مال و دولت کی چَمَک دَمَک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اثَر انداز نہ ہو سکی۔ چُنانچِہ،

حضرتِ سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ، حضرتِ سُعْدٰی بنتِ عَوْف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے تو میں نے انہیں رنجیدہ خاطِر دیکھ کر سبب پوچھا اور عرض کی: ''کیا مجھ سے کوئی خطا ہو گئی ہے؟'' فرمانے لگے: ''نہیں! پریشان تو ہوں مگر اس کا سبب آپ نہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا تو ایک مردِ مسلم کی نیک بیوی ہیں، بلکہ میری پریشانی کا سبب یہ ہے کہ میرے پاس کافی مِقدار میں مال جمع ہو گیا ہے اور سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس کا کیا کروں؟'' فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: ''یہ بھی کوئی پریشانی والی بات ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسے (راہِ خدا میں) تقسیم فرما دیں۔'' پس حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سارا مال لوگوں میں تقسیم فرما دیا یہاں تک کہ ایک دِرہم بھی نہ چھوڑا۔ حضرتِ سُعْدٰی بنت عَوْف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میں نے جب حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خزانچی سے مال کی مقدار معلوم کی تو اس نے 4 لاکھ دِرہَم بتائی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٧ طلحۃ بن عبید اللّٰہ، ج ٣، ص ١٦٥، المعجم الکبیر، الحدیث: ١٩٥، ج ١، ص ١١٢)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تجارت کا نفع

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا طلحہ بن عبید اللّٰہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح جو بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی برکتوں سے کبھی بھی خالی اور محروم نہیں رہنے دیتا۔ چنانچہ،

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ (پ ٢، البقرة: ٢٤٥)

ترجمۂ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللّٰہ کو قرضِ حسن دے تو اللّٰہ اس کے لئے بہت گنا بڑھادے اور اللّٰہ تنگی اور کشائش کرتا ہے۔

صَدْرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولینا محمد نعیمُ الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الہَادِی ''خزائنُ العرفان'' میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس انفاق کی

جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔

(خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الایۃ:۲۴۵)

سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یومیہ نفع

پیارے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی آخرت میں اَجْر و ثَواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دنیا میں بھی اِضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ البدَل عطا کیا جاتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا میں دینے سے مال بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''دو عالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب استحباب العفو و التواضع، الحدیث ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

حضرت سیِّدُنا طَلْحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے جو تجارت کی تھی اس کا حقیقی نفع تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا مگر دنیا میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کی بَرَکتوں سے محروم نہ رہے۔ چُنانچہ،

مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار دِرہم سے زائد تھی۔ (المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۶،ج۱،ص۱۱۲)

دنیا کی بے وُقعتی

پیارے اسلامی بھائیو! جولوگ حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلْووں میں گُم ہوتے ہیں اُن کی نظروں میں دنیا و مافیھا کی کوئی وُقْعَت نہیں ہوتی، یہ دنیا سے دور بھاگتے ہیں اور ہر وقت سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ تیار کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب حُسنِ اَخلاق کے پیکر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سب سے بہتر انسان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صاف دل اور سچی زَبان والا انسان سب سے بہتر ہے۔'' عرض کی گئی: ''صاف دل والے کون ہیں؟'' فرمایا: ''وہ مُتَّقی و پرہیز گار مسلمان جن کے دل میں (ذرّہ برابر) نافرمانی اور بُغض وحَسَد نہ ہو۔'' عرض کی گئی: ''اس کے بعد؟'' فرمایا: ''جو دنیا سے نفرت کریں اور آخرت سے مَحَبَّت۔''

(شعب الایمان للبیھقی، باب حفظ اللسان، ج٤، ص ٢٠٥)

مَحبّت کی کُنجی:

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کے لئے لازِم ہے کہ بندہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے۔ جیسا کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننا چاہو تو دنیا سے بے رَغْبت ہو جاؤ۔'' (قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج١، ص١٩٥)

سخاوت، زُہد کی کنجی ہے:

شیخ ابو طالب مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ دنیا سے بے رغبت ہونے کے لئے سب سے پہلے سخاوت کو اپنانا پڑتا ہے کیونکہ جو سخی نہ ہو وہ دنیا سے بے رغبت نہیں ہوسکتا اور جو دنیا سے منہ نہ موڑے اللہ عزوجل کا محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔(قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج ۱، ص ۱۹۵)

سَیِّدُ نا طَلحَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدُ ناطلحہ بن عبیدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شُمار بھی اللہ عزوجل کے ایسے بندوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھا اور کبھی بھی اس سے دل نہ لگایا اور جو کمایا اسے جمع نہ کیا بلکہ اللہ عزوجل کی رِضا حاصل کرنے کے لئے راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ چُنانچِہ،

ایک بار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زمین سات لاکھ دِرہم میں فروخت کی اور یہ مال بعض وُجوہات کی وجہ سے ایک رات آپ کے پاس رہ گیا تو ساری رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پریشان رہے یہاں تک کہ صبح ہوتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا مال تقسیم فرمادیا۔(الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار طلحۃ بن عبید اللّٰہ، الحدیث:۷۸۳، ص ۱۶۸)

اِسی طرح اِمام شمسُ الدّین محمد بن احمد ذَہبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی (متوفّٰی ۷۴۸ھ) سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلاء میں فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو رات کے وقت حَضْرِ مُوت سے سات لاکھ دِرہَم موصول ہوئے تو پریشان اور بے چین ہوگئے۔ زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''آج آپ کو کیا ہوا ہے؟'' فرمایا کہ مجھے یہ فِکْر دامنگیر ہے کہ جس بندے کی راتیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عِبادت کرتے ہوئے گزرتی ہوں، گھر میں اس قدر مال کی موجودگی میں آج اُس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہو گا؟ تو مَدَنی سوچ کی مالِک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے بڑے اَدَب سے عرض کی: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی انہیں بلا کر یہ سارا مال ان میں تقسیم کرنے کی نیت فرما لیجئے اور اِس وقت بڑے اطمینان کے ساتھ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جایئے۔ نیک بَخْت زوجہ کی یہ بات سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دل خوشی سے سَرشار ہو گیا اور آپ نے فرمایا: آپ واقعی نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! جان لیجئے کہ یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا تھیں۔ چُنانچہ،

صُبح ہوتے ہی حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُہاجِرین و اَنصار میں سارا مال تقسیم کرنا شروع کر دیا اور اس میں سے کچھ حصہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ اچانک آپ کی زوجۂ محترمہ حاضر ہوئیں اور عرض کی: ''اے ابو محمد! کیا اس مال میں گھر والوں کا بھی کچھ حصہ ہے؟'' تو ارشاد فرمایا: ''آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے وہ سب آپ لے لیں۔'' فرماتی ہیں کہ جب بَقِیَّہ مال کا حساب کیا تو وہ صِرف ایک ہزار دِرہم ہی رہ گیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، الرقم ۷ طلحہ بن عبید اللّٰہ، ج۳، ص۱۹ . مفہوماً)

بِن مانگے دیتے:

حضرت سیِّدُ نا قَبِیصہ بِن جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صُحبت میں رہا تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹٤، ج۱، ص۱۱۱)

سَیِّدُ نا طَلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا توکُّل

حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ، حضرتِ سُعدٰی بنتِ عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

نے ایک دن ایک لاکھ دِرہم راہِ خدا میں صَدَقہ کئے اور اس دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے لئے مسجد نہ جاسکے کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا لباس ایسا نہ تھا جسے پہَن کر مسجد میں چلے جاتے۔'' (موسوعة لابن الدنیا، کتاب اِصْلاح المال، باب فضل المال، الحدیث: ۹۷، ج ۷، ص ٤٢٤)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی ضَرورت کے لئے بھی کچھ بچا کر نہ رکھا بلکہ سب کچھ دوسرے حاجَت مَندوں کو عطا کردیا۔ چُنانچہ،

بھوکا شیر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مُشتمِل کتاب، ''**فیضانِ سُنّت**'' صَفحہ 806 تا 808 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہَجوِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے مُتعلّق ایک بڑی ہی خوبصورت حِکایت نَقل فرمائی ہے۔ چُنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے شیخ احمد حَمّادی سَرَخسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے

لگے: ''ایک بار میں اپنے اُونٹوں کولیکر ''سَرَخس'' سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زخمی کر کے گرادیا اور پھر بُلند ٹیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بہُت سارے دَرِندے اِکٹّھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زَخمی اُونٹ کوچِیرا پھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ ٹیلے پر جا بیٹھا، جَمع شُدہ دَرِندے اُونٹ پر ٹوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لُومڑی دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپَس اپنی جگہ چلا گیا۔ لُومڑی حسبِ ضَرورت کھا کر جب جا چکی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بزَبانِ فَصِیح بولا: ''احمد! ایک لُقمہ کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔'' میں نے اِس انوکھے واقِعہ سے مُتَأَثِّر (مُتَ۔ءَث۔ثِر) ہو کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دنیا سے کَنارہ کَش ہو کر اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگالی۔''

(کَشفُ الْمَحْجُوب، مترجم، ص ۳۸۳)

مُرغی کا تَوَکُّل

اِس حکایت کے نَقل کرنے کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

فرماتے ہیں: ''**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! بھوکے شیر نے اپنا شکار دوسرے جانوروں پر ایثار کر کے بھوک برداشت کرنے کی بہترین مِثال قائم کی اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ ''ایک لقمہ کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کردے۔'' مگر آہ! آج کے ہم جیسے بے عمل مسلمان ایک لُقمہ کا ایثار تو کیا کریں گے جِن سے بَن پڑتا ہے وہ دوسروں کے منہ سے بھی لُقمہ چھین لیتے ہیں بلکہ ایک لُقمہ کی خاطِر بعض اوقات قتل و غارت گری تک سے نہیں چُوکتے۔ ڈھیروں ڈھیر غِذائیں موجود ہونے کے باوُجُود ایک ایک ''ٹکڑے'' کی خاطِر فساد بَرپا کرتے پھرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: ''صِرف تین ذی روح ایسے ہیں جو غِذاؤں کا ذخیرہ کرتے ہیں: (۱) (ہم جیسے گنہگار) انسان (۲) چُوہا اور (۳) چِیُونٹی۔'' اِن کے علاوہ کوئی بھی حَیوان دوسرے وَقت کیلئے بچا کر نہیں رکھتا، آپ نے مُرغی کا توکُّل دیکھا ہوگا، اُس کو پانی کا پیالہ پیش کیا جاتا ہے تو پی چکنے کے بعد پیالے کے کَنارے پر پاؤں رکھ کر اِس کو اُلَٹ دیتی ہے، اسے اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ ابھی پلایا ہے تو پیاس لگنے پر دوبارہ بھی پلائے گا۔ اور لُطف کی بات یہ ہے کہ اُس کو پلانے کی خدمت بھی انسان سے لی جاتی ہے۔ ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا توکُّل بے مِثال ہوتا ہے۔ توکُّل کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ ''صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

عِنایت پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہو جائے۔"

(ملخص از رسالۃُالقُشَیرِیّہ، باب التوکُّل، ص ١٦٩)

پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت ، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نقْل کردہ اس حکایت اور اس کے تحت بیان کئے گئے درس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ توکُّل کے اعلٰی مقام پر فائز تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب کچھ دوسروں کو دے دیا اور اپنی ذات کے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔

سَیِّدُ نا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَلقَاب

حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِنہی صفات کی وجہ سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ حق سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اَلْفَیَّاض، اَلْجُود اور اَلْخَیر کے لقب عطا ہوئے۔

چُنانچہ،

حضرت سیِّد ناطلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحُد کے دن مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیر ،غزوۂ عُشَیرہ میں طَلْحَۃُ الفَیّاض اور غزوۂ حُنَین میں طَلْحَۃُ الْجُود کے

اَلْقابات سے یاد فرمایا۔ (المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۷، ج۱، ص۱۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا اِمام عَبْدُ الرَّءُوف مُناوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (مُتَوَفّٰی ۱۰۳۱ھ) **"فَیْضُ الْقَدِیر شَرْحُ جَامِعِ الصَّغِیر"** میں فرماتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان اَلْقابات سے نَوازنے کی وجہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کَثْرت سے سخاوت کرنا ہے۔ مَثَلاً

❁...... ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات لاکھ کی زمین بیچی اور ساری رَقْم فُقَرا میں تقسیم فرمادی۔

❁...... ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی رشتہ دار نے سُوال کیا تو فوراً (پاس موجود) تین سو دِرہَم یا دینار عطا فرما دیئے۔

❁...... آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر سال اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں دس ہزار دِرہَم بھیجا کرتے۔

❁...... ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک لاکھ دِرہَم تقسیم فرمائے اور حالت یہ تھی کہ اس دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس مُناسب لباس نہ تھا جسے پہن کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث:۵۲۷٤، ج٤، ص۳۵۷)

سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائِل

''تاریخ مدینہ دِمَشْق'' میں حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعارُف کچھ یوں بیان کیا گیا ہے:

❁...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار اُن دَس اکابِر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کو دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا ہی میں جَنّتی ہونے کی خوشخبری دے دی تھی۔

❁...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن آٹھ اَفراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ❁...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان پانْچ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جو امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق کے ہاتھوں مسلمان ہوئے۔

❁...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن چھ بُزُرگ ترین ہستیوں میں سے ایک ہیں جو خِلافت کے بارے میں امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بنائی گئی مجلسِ شُوریٰ کے اَرکان تھے۔

❁...... آپ اُن خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ایک ہیں جن سے مکّی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری وقت تک راضی تھے۔

(تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۲۹۸۳ طلحة بن عبید اللّٰه، ج۲۵، ص۵٤)

سیِّدُ ناجبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کا سَلام:

اِمام ابوجَعْفَر مُحِبّ طَبَری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (مُتَوَفّٰی ۳۱۰ھ) امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ ایک رات رسولِ اَکْرَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اونٹ کا کجاوہ گِر گیا تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جو میرا کجاوہ دُرُست کرے گا، اس کے لئے جنّت کی بِشارت ہے۔'' تو حضرت سیِّدُ نا طَلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فوراً آگے بڑھ کر یہ سعادت اپنے نام کر لی۔ جب سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سوار ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''اے طلحہ! یہ جبرائیل تمہیں سَلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کی ہولناکیوں میں آپ کے ساتھ ہوں گا اور آپ کو ان سے بچاؤں گا۔''

(الرياض النضرة فی مناقب العشرة، الباب الخامس فی مناقب ابی محمد طلحة بن عبيد الله، الفصل السادس، ذكر اختصاص بالمبادرة الى تسوية رحل رسول الله حين دعا الى ذلك، ج۲، الجزء الرابع، ص ۲۵٤)

جنّتی پڑوسی:

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ جن دس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جنّت کی خوشخبری دی گئی تھی حضرت سیِّدُ نا طَلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا

شمار بھی اُن عشرۂ مبشرہ میں ہوتا ہے مگر یہ خوشخبری پانے کے باوجود جب بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مزید برکتیں حاصل کرنے کا موقع ملا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اور اس پر مزید انعام یہ ملا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جنّت میں شہنشاہِ اَبرار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس مل گیا۔ چنانچہ،

امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ طلحہ اور زُبیر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبید اللّٰه، الحدیث:٣٧٦٢، ج٥، ص٤١٣)

جنّت واجب ہوگئی:

غزوۂ اُحُد کے دن دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوہری زِرہ پہن رکھی تھی۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک چٹان پر چڑھنے کا ارادہ فرمایا تو (زِرہ کی وجہ سے) اوپر چڑھنے میں مَشَقَّت ہوئی چُنانچہ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عُبَیْد اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چٹان پر تشریف فرما ہو گئے۔ راوی فرماتے ہیں

کہ اُس وقت میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ طلحہ کے لئے (جنّت) واجب ہوگئی۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحۃ بن عبید اللّٰہ، الحدیث:۳۷۵۹، ج۵، ص۴۱۲)

شَہادت کی خُوشخَبری:

حضرت جابِر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ میں نے سَرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو زمین پر چلتے پھرتے کسی شہید کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہو وہ طَلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ کو دیکھ لے۔ (المرجع السابق، الحدیث: ۳۷۶۰)

خاندانِ مُصطفٰے سے تعلُّق:

پیارے اسلامی بھائیو! امام ابوجعفر مُحِبّ طَبَری (مُتَوَفّٰی ۳۱۰ھ) عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ذِکر کیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان سے ایک خاص تعلُّق تھا اور وہ یہ کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بَہَن حضرت سیِّدَتُنا حَمنہ بنتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے شادی کی تھی اور یہ دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی سیِّدہ اُمَیمہ بنتِ عبدُ المُطَّلِب کی صاحبزادیاں تھیں۔

(الرياض النضرة فی مناقب العشرة، الباب الخامس فی مناقب ابی محمد طلحة بن عبيد اللّٰه، الفصل السادس، ذكر انه سلف النبی فی الدنيا و الآخرة، ج ٢، الجزء الرابع، ص ٢٥٩)

ہِجرَت

سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوجب ہجرت کاحُکم ہوااور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکّہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے مدینۂ مُنوَّرہ کی جانب رَختِ سفر باندھا۔اس وقت حضرت سیِّدُ ناطَلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تجارت کی غَرَض سے ملکِ شام گئے ہوئے تھے۔چُنانچہ، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مقامِ خَـــرَّار سے مدینہ شریف روانہ ہوئے توراستے میں حضرت سیِّدُ ناطَلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مل گئے۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چونکہ کپڑے کے تاجِر تھے لہٰذا آپ نے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں شامی لباس پیش کیااور عرض کی: ''اہلِ مدینہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے اِنتظار میں آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں۔'' تو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ مدینہ کواِنتظار کی تکلیف سے بچانے کے لئے اپنا سفر تیز کردیا اور حضرت سیِّدُ ناطَلحہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مکّہ کی جانب چل پڑے۔مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا پہنچ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ضروری کاموں سے فَراغت حاصل کی اور پھر حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زُلفوں کے اُس اسیر نے امیرُ المؤمنین سیِّدُ نا صِدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اہلِ خانہ کو ساتھ لیا اور مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جا پہنچے۔

(تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۲۹۸۳ طلحة بن عبید اللّٰہ، ج۲۵، ص۶۶)

اَخُوَّت و بھائی چارہ

حضرت سیِّدُ نا طَلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ اور حضرت سیِّدُ نا زُبیر بن العوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے جب اسلام قبول کیا اور اپنے بھی بیگانے ہو گئے تو حُضور نبیِّ کریم، رَء ُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت سے قبل مکّہ مکرّمہ میں ان دونوں کو بھائی بھائی بنا دیا جسے مُواخات کے نام سے جانا جاتا ہے اور ہجرت کے بعد مدینۂ مُنوَّرہ میں سرورِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نا طَلحہ بن عُبَیدُ اللّٰہ اور حضرت سیِّدُ نا ابو ایّوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے درمیان مُواخات قائم فرمائی۔

(اسد الغابة، باب الطاء طلحة بن عبید اللّٰہ القرشی، ج۳، ص۸۴)

جانثاری و وَفا شِعاری

مدینہ شریف کی زِندَگی مکّہ مکرّمہ سے کافی مختلف تھی۔ مدینہ شریف کے بر عکس مکّہ مکرّمہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادِف تھا۔ لہٰذا مدینہ شریف پہنچ کر مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا ہی تھا کہ کُفّارِ مکّہ کو یہ بھی نہ بھایا اور وہ اَمن و آشتی کا درس دینے والوں کو خاک وخون میں نہلانے کے درپہ ہو گئے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکّہ مکرّمہ میں جو صَبْر کا دامن تھامے رہنے کا حکم دیا تھا اب مدینہ منوّرہ میں کُفّارِ بد اَطوار کی شَر اَنگیزیوں کا ڈٹ کر مُقابَلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! مکّہ مکرّمہ کی صُعوبَتوں اور مُشکل گھڑیوں میں صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان نے صَبْر کا دامَن تھامے رکھا اور کبھی ان کے پایۂ اِستِقلال میں فَرق نہ آیا بلکہ یہ سختیاں تو مزید ان کے ایمان کی پُختگی کا باعِث بنتیں۔ جیسا کہ کسی شاعِر نے صَحابۂ کرام کے اس فعل کو اپنانے کی ترغیب دلاتے ہوئے کیا خوب کہا ہے:

تُندیِٔ بادِ مُخالِف سے نہ گھبرا اے عُقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لئے

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شُمار اُن جانثار صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ راہِ خدا میں قربان

کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ یہ لوگ ہر لمحہ اس بات کے منتظر رہتے کہ کب کوئی نیا حکم آئے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں سبقت لے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حق و باطل کے درمیان ہونے والے پہلے معرکہ یعنی غزوۂ بدر میں حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شریک نہ ہوسکے کیونکہ آپ مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم بجالانے میں مصروف تھے۔ پس یہی وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوہ کے ختم ہونے کے بعد نہ صرف آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مالِ غنیمت میں حصہ عطا فرمایا بلکہ اجر وثواب کی نوید بھی دی۔ چُنانچہ،

مالِ دنیا کے ساتھ اجرِ آخرت بھی:

الطبقات الکبریٰ میں ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات معلوم تھی کہ اہلِ مکہ کا ایک قافلہ تجارت کی غرض سے ملک شام گیا ہوا ہے اور جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دس دن قبل حضرت سیِّدُنا طلحہ اور حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا یہ دونوں حضرات مقام حوراء پر اس قافلے کے انتظار میں جا ٹھہرے، جب قافلہ ان کے پاس سے گزرا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگاہ کرنے کے لئے چل پڑے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ معلوم ہو چکا تھا لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پہنچنے

سے پہلے ہی صحابہ کرام کو لے کر روانہ ہو گئے۔ ادھر قافلہ والوں کو مسلمانوں کے حملے کے متعلّق معلوم ہوا تو انہوں نے اہلِ مکہ کو مدد کے لئے پکارا اور ساحلی راستہ اختیار کر کے بڑی تیزی سے رات دن سفر کرتے ہوئے مکہ جا پہنچے۔ حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ اور حضرت سیّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روانگی کا علم نہ تھا۔ جب انہیں مدینہ منوّرہ پہنچ کر معلوم ہوا تو فوراً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف روانہ ہوئے اور جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ بدر کے خاتمے کے بعد واپس تشریف لا رہے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٧ طلحۃ بن عبید اللہ، ج ٣، ص ١٦٢)

علامہ ابن عبد البر قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ٤٦٣ ھ) نے "**اَلْاِستیعاب فِی مَعرِفَۃِ الاَصحاب**" میں ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہو کر عرض کی: "کیا انہیں غزوۂ بدر میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت سے حصہ ملے گا؟" تو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: "ہاں! تمہیں ضرور حصہ ملے گا۔" اور جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اصحابِ بدر کو ملنے والے اجر و ثواب کے بارے میں عرض کی کہ میرے اجر کا کیا ہوگا؟ تو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تمہیں اجر بھی ملے گا۔''

(الاستیعاب، الرقم ١٢٨٩ طلحة بن عبيد الله التيمی، ج٢، ص٣١٧. متلقطاً)

شُجاعت و بہادُری

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ بدر میں چُونکہ بہادری کے جَوہر نہ دکھا سکے تھے لہٰذا جب غزوۂ اُحُد کے لئے میدان سجا تو آپ اس میں ایسے شہسُوار بن کر کودے کہ سب دیکھتے ہی رہ گئے۔ چُنانچِہ،

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ فرماتی ہیں کہ جب امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدّیق کو غزوۂ اُحُد کی یاد ستاتی تو آپ رونے لگتے اور فرماتے کہ یہ دن تو تھا ہی حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا۔ فرماتے ہیں کہ جب میں (اَفراتَفری کے عالَم میں) سب سے پہلے حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف متوجّہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص بڑی بہادری و جَواں مردی سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کر رہا ہے، میرے دل میں آیا کہ خدا کرے یہ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہوں اور وہ واقعی سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی تھے۔ اور مجھے اس وقت سب سے بڑھ کر یہی شے محبوب تھی کہ سَرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، مکّی مَدَنی سَرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت پر اس جَواں مردی سے جان

نچھاور کرنے والا میری قوم کا فرد ہو۔

(تاریخ اسلام للامام الذہبی، ج۲، ص ۱۹۰)

فِرِشتے پروں پر اٹھالیتے:

غزوۂ اُحُد کے موقع پر جب مسلمانوں پر حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَہادت کی افواہ بجلی بن کر گری تو سب شِکَستہ دل ہو گئے۔ ایک رِوایت میں ہے کہ اس عالَم میں بارہ ایسے جانثار بھی تھے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گِرد سیسہ پِلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دشمنانِ اسلام کی شر انگیزی سے محفوظ رکھنے کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے، ان بارہ جانثاروں میں گیارہ انصاری اور ایک مہاجر تھے۔ اور یہ مہاجر حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ تھے۔

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَحابۂ کِرام کے ہمراہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش فرما رہے تھے، جب مشرکین کو معلوم ہوا تو انہوں نے فوراً اس طرف حملہ کر دیا۔ پس شَہَنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ دشمنانِ اسلام کو کون روکے گا؟ شُہادت کی تمنا سے سرشار سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ

صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں انہیں روکتا ہوں۔'' مگر آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت نہ دی اور ارشاد فرمایا کہ ابھی تمہارا وقت نہیں آیا۔ چُنانچہ، ایک اَنصاری نے آگے بڑھ کر کُفّار کی پیش قدمی کو روکنے کی کوشش کی تا کہ آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہاڑ پر چڑھ کر محفوظ ہو جائیں مگر وہ شہید ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک کر کے تمام اَنصاری صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی جانیں آقا کے نام پر قربان کر دیں اور سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ نے کُفّار کو مزید آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تو سرکارِ والا تَبار صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت سے کُفّار پر ایسا حملہ کیا کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ اور آخر کار کُفّارِ بد اَطوار کو اپنے مذموم ارادے میں کامیابی کی کوئی راہ نظر نہ آئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

ایک روایت میں آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ خود فرماتے ہیں کہ کُفّار کے اس حملے میں ایک شخص نے تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وار کرنا چاہا تو میں نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا جس کی وجہ سے میرا ہاتھ شل ہو گیا اور تکلیف کی شدت سے منہ سے آواز نکل گئی تو شَہَنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے کاش! تم بسم اللہ کہتے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تو فرِشتے تمہیں اپنے پروں پر اٹھا لیتے اور لوگ تمہیں اپنی آنکھوں سے آسمان میں پرواز کرتا ہوا دیکھ

لیتے ۔“ (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب تحریض النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اصحابہ علی القتال یوم احد...... الخ، ج۳، ص۲۳۶)

شجاعت کے سَتَّر سے زائد تمغے:

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحُد میں جب ہم حضرت سیِّدُ نا طلحہ بن عُبَید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف مُتوجّہ ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے جسمِ اَطہر پر سَتَّر سے زائد چھوٹے بڑے زخم ہیں اوران کی انگلیاں بھی کٹ چکی ہیں ۔(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، معرفۃ طلحۃ بن عبید اللّٰہ، الحدیث:۳۶۹، ج۱، ص۱۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر مَر مٹنے میں جو مزہ ہے وہ دنیا کی دوسری کسی بھی شے میں نہیں، یہی وجہ ہے کہ انصاری صحابہ پَروانوں کی طرح رِسالت کی شمع پر اپنی جانیں وار کر رہتی دنیا تک اپنے نُقُوش چھوڑ گئے۔

جان دی ، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنت، مجدّدِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا الشّاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حَدَائقِ بَخشِش میں اپنے جذباتِ عِشق کا اظہار

کچھ یوں فرمایا ہے:

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فِدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

نَذْر پوری کرنے والے:

پیارے اسلامی بھائیو! وہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنہیں کسی وجہ سے غزوۂ بدر میں جہاد کا موقع نہ مل سکا تو انہوں نے یہ عَہد کرلیا کہ اب اگر انہیں سیِّد عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جان قربان کرنے کی سعادت ملی تو وہ ثابت قدم رہیں گے اور لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔ ان عَہد کرنے والوں میں امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی، سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ، سعید بن زید، سیِّدُنا امیر حمزہ اور سیِّدُنا مصعب بن عُمیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وغیرہ بھی تھے۔ چُنانچِہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے اس عَہد کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾	ترجمۂ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچّا کر دیا جو عہد اللّٰہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منّت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ میں جن لوگوں کے بارے میں یہ آیا ہے کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تو ان سے مراد سیِّدُ الشُّہداء حضرت سیِّدُنا امیرِ حمزہ اور حضرت سیِّدُنا مصعب بن عُمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں یعنی یہ میدانِ جہاد میں ثابت قدمی سے لڑتے رہے اور آخر کار شہید ہو گئے اور شہادت کا انتظار کرنے والوں سے مراد امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی اور حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔

(الکشاف، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ:۲۳، ج ۳، ص ۵۳۲)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ صَحْن میں تشریف فرما تھے، اسی دوران حضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو کسی ایسے زندہ شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو اپنی مَنّتیں پوری کر چکا ہو تو وہ طلحہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو دیکھ لے۔''

(مسند ابی یعلی، مسند عائشۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہا، الحدیث:۴۸۷۷، ج ۴، ص ۲۷۲. المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۵، ج ۱، ص ۱۱۲)

با اَدب با نَصیب:

تِرمذی شریف میں ہے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے ایک اَعرابی (دیہاتی) سے کہا جو بارگاہِ نَبَوی کے آداب سے کماحقّہٗ آگاہ نہ تھا کہ وہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں پوچھے جن کے بارے میں قرآنِ کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی نَذْر (مَنَّت) پوری کردی۔

(**پیارے اسلامی بھائیو!**) صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حُضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِزَّت و عَظْمَت کی وجہ سے عموماً خودسوال کرنے سے بچتے اور کوشش کرتے کہ کوئی اور سوال کرے یا کوئی اَعرابی آیا ہوتا تو اس کو سوال کرنے کا کہتے۔ چُنانچہ،

جب اس اَعرابی نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی نَذْر پوری کرنے والے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُتَعلّق اِستفسار کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب نہ دیا، اُس نے دوتین بار یہی سوال کیا مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اسی اثنا میں، مَیں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا۔ اس وقت میں نے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، جب

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو دریافت فرمایا: ''وہ کہاں ہے جس نے نَذر پوری کرنے والوں کے مُتعلّق پوچھا تھا؟'' اَعرابی نے فوراً عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں یہیں ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف دیکھ کر) ارشاد فرمایا: یہ انہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی نَذر (منّت) کو پورا کیا۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب باب، مناقب طلحة بن عبید اللّٰہ، الحدیث: ۳۷۶۳، ج ۵، ص ۴۱۴)

عاجِزی و اِنکساری

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَید اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ چند لوگوں کو نَماز پڑھائی۔ سَلام کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کی طرف مُتوجّہ ہوئے اور اِرشاد فرمایا: ''میں آگے بڑھنے سے پہلے تم سے اجازت لینا بھول گیا تھا کیا تم میرے نماز پڑھانے پر راضی ہو؟'' سب نے عرض کی: ''جی ہاں! ہم سب راضی ہیں اور حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حواری (دوست) کی اِقتِدا میں نَماز پڑھنے کو کون اچھا نہ سمجھے گا؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی قوم کا اِمام بنے اور وہ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو

اس کا نماز پڑھانا جائز نہیں۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۱۰، ج ۱، ص ۱۱۵)

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عاجزی و اِنکساری پر قربان جایئے! حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ اس لئے نہیں فرمایا تھا کہ آپ کو لوگوں کے اِعتراض کا خدشہ تھا بلکہ آپ نے تو احتیاطاً دریافت فرمایا تھا کہ کسی کو میرے نماز پڑھانے پر اعتراض تو نہیں؟ اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ جس کو محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی خوشخبری دی ہو لوگ اس کی اِقتدا کو اچھا نہ سمجھیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تقویٰ و پرہیز گاری کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور وہ ہمیشہ کوشش کرتے کہ سُنّت کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگیاں قرآن وسُنّت کی ترویج واِشاعت میں صَرف کر دیں اور اس راہ میں آنے والی مشکلات کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چُنانچہ،

روایتِ حدیث میں اِحتیاط

بعض صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے روایتِ حدیث کو قرآن و سُنّت کی ترویج واِشاعت کا ذریعہ بنایا اور بعض نے اپنی زِندگیوں کو ہی اس طرح سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی اِتّباع کے سانچے میں ڈھال دیا کہ ان

کے شب وروز کے معمولات لوگوں کو سُنّتوں پر عمل کی ترغیب دلایا کرتے۔ ایسے صحابۂ کرام علیہم الرضوان اَحادیث بیان کرنے میں بڑے محتاط تھے محض اس ڈر سے کہ بیان کرنے میں کچھ کمی بیشی نہ ہو جائے۔ اگر انہیں ذرہ برابر شک ہوتا کہ یہ الفاظ سرورِ دو جہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نہیں ہیں تو وہ کبھی بیان نہ کرتے۔ چُنانچِہ،

پیرانہ سالی میں حضرت اَنَس بِن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے کہ اگر مجھے غَلَطی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور اَحادیث بَیان کرتا۔

(سنن الدارمی، مقدمه، باب اتقاء احدیث، الحدیث:۲۳۵، ج۱، ص۸۸)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا طَلْحہ بن عُبَیْد اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شُمار بھی اُن جلیلُ القدر صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں ہوتا ہے جنہوں نے بہُت کم اَحادیث روایت کی ہیں۔ چُنانچِہ،

حضرت علّامہ بدرُ الدّین عَینی علیہ رحمۃ اللہ القوی (مُتوفّٰی ۸۵۵ھ) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُتعلِّق شرح ابو داوٗد میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کُل اَڑتیس ﴿38﴾ احادیثِ مُبارکہ مروی ہیں اِن میں سے تین اَحادیث بُخاری شریف میں اور چار مُسلِم شریف میں ہیں۔

(شرح ابی داؤد للعینی، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر المصلی، الحدیث:٦٦٦، ج۳، ص۲٤۲)

سفرِ آخرت

جنگِ جمل کے دوران گیارہ جمادی الاُخریٰ ۳۶ھ (بروز جمعرات) مَروان بِن حکَم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ٹانگ میں ایک تیر مارا جس سے خون کی رگ بری طرح کٹ گئی، جب اس کا منہ بند کرتے تو ٹانگ پھول جاتی اور اگر چھوڑتے تو کثرت سے خون بہنے لگتا۔ پس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایسے ہی چھوڑ دو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تیروں میں سے ایک تیر ہے یعنی میری شہادت اسی کے ساتھ مُقدَّر کی گئی ہے۔ بس اسی کے سبب 60 یا 64 سال کی عُمر میں آپ اس وطنِ اِقامت کو چھوڑ کر وطنِ اصلی میں جا بسے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ج ۲، ص ۳۲۰. ملتقطاً)

سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا خراجِ تحسین:

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو جب حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کی خبر ملی تو فوراً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جسدِ خاکی کے پاس تشریف لائے، سُواری سے اُتر کر حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نورانی چہرے اور داڑھی مُبارک سے گَرد وغُبار صاف کر کے اِنتہائی دَرد بھرے انداز

میں فرمایا: ''اے کاش! یہ دن دیکھنے سے بیس سال پہلے ہی میں اِس دنیا سے چلا جاتا۔'' (تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۲۹۸۳ طلحة بن عبید اللّٰہ، ج ۲۵، ص ۱۱۵. المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۰۲، ج ۱، ص ۱۱۳)

قاتِل کو جہنّم کی خبر:

طَبَقاتِ اِبن سَعد میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا طَلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ کا قاتِل امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اندر آنے کی اجازت طَلَب کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: ''اسے جَہنّم کی خبر دے دو۔''

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٧ طلحة بن عبیداللّٰہ، ج ۳، ص ۱٦۹)

ایک قَبر سے دوسری قَبر میں:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 346 صَفحات پر مُشتمِل کتاب، ''کَراماتِ صَحابہ'' صَفحہ 118 تا 120 پر ہے کہ شَہادت کے بَعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ کو بَصرہ کے قریب دَفن کر دیا گیا مگر جس مَقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ کی قَبر شریف بنی وہ نَشیب میں تھا اس لئے قَبر مُبارک کبھی کبھی پانی میں ڈوب جاتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو بار بار مُتواتِر خواب میں آ کر اپنی قَبر بدَلنے کا حُکم دیا۔ چُنانچِہ اُس شخص نے حضرت عبدُ اللّٰہ بن عبّاس

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دس ہزار دِرہم میں ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مکان خرید کر اس میں قبْر کھودی اور حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مُقدّس لاش کو پرانی قبْر میں سے نکال کر اس قبْر میں دَفْن کر دیا۔ کافی مُدّت گزر جانے کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُقدّس جِسْم سلامت اور بِالکُل ہی تر و تازہ تھا۔ (اسد الغابة، طلحة بن عبيد الله التيمي، ج ۳، ص ۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ واقِعہ ذکر کرنے کے بعد شَیْخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدُ المُصطفٰی اَعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی فرماتے ہیں کہ غور فرمایئے کہ کچی قبر جو پانی میں ڈوبی رہتی تھی ایک مُدّت گزر جانے کے باوجود ایک وَلی اور شہید کی لاش خراب نہیں ہوئی تو حَضَرات اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خُصُوصاً حُضور سیِّدُ الاَنْبِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقدَّس جِسْم کو قبْر کی مٹّی بھلا کس طرح خراب کر سکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاء** (مشکوۃ، ص ۱۲۱)

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جِسْموں کو کھانا حَرام فرما دیا ہے)

اسی طرح اِس رِوایت سے اِس مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ شُہدائے کرام اپنے لوازِمِ حَیات کے ساتھ اپنی اپنی قبْروں میں زندہ ہیں کیونکہ اگر وہ زندہ نہ ہوتے تو قبر میں پانی بھر جانے سے ان کو کیا تکلیف ہوتی؟ اسی طرح اس روایت

سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام خواب میں آ کر زندوں کو اپنے احوال و کیفیات سے مُطّلع کرتے رہتے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ خواب یا بیداری میں اپنی قبروں سے نکل کر زندوں سے مُلاقات اور گُفتگو کر سکتے ہیں۔

اب غور فرمایئے کہ جب شہیدوں کا یہ حال ہے اور ان کی جسمانی حیات کی یہ شان ہے تو پھر حضرات اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خاص کر حضور سَیِّدُ الْاَنْبِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جسمانی حیات اور ان کے تصرُّفات اور ان کے اِختیار و اِقتدار کا کیا عالَم ہوگا۔ (کراماتِ صحابہ، ص ۱۱۸ تا ۱۲۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

یارانِ نبی کا وصف کس سے ہو ادا
ایک ایک ہے ان میں ناظمِ نظمِ ہُدیٰ
پائے کوئی کیوں کر اس رُباعی کا جواب
اے اہلِ سخن جس کا مُصنِّف ہو خدا
(ذوقِ نعت)

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی ، مگر تم کیا ہو؟

صفحۂ دَہر سے باطل کو مٹایا کِس نے ؟
نوعِ انساں کو غلامی سے چُھڑایا کس نے ؟
میرے کعبے کو جَبینوں سے بَسایا کس نے ؟
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے ؟
تھے تو آبا وہ تمہارے ہی ، مگر تم کیا ہو ؟
ہاتھ پر ہاتھ دَھرے مُنتظرِ فَردا ہو !
مَنفَعَت ایک ہے اِس قوم کی ، نُقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی ، دین بھی ، ایمان بھی ایک
حَرَمِ پاک بھی ، اللہ بھی ، قُرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مُسلمان بھی ایک!
فِرقہ بندی ہے کہیں ، اور کہیں ذاتیں ہیں !
کیا زمانے میں پَنَپنے کی یہی باتیں ہیں ؟

مآخذ و مراجع

القرآن الکریم، کلام باری تعالیٰ.

ترجمۂ قرآن کنز الایمان ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان ١٣٤٠ھ .

خزائن العرفان، صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی١٣٦٧ھ.

الکشاف ، جار اللّٰہ محمود بن عمرو الزمخشری ٥٣٨ھ، دار الکتب العربی بیروت.

صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج نیشا پوری ٢٦١ھ، دار المغنی.

سنن الترمذی، امام محمد بن عیسٰی الترمذی ٢٧٩ھ، دار الفکر بیروت.

المستدرک علی الصحیحین، امام محمد بن عبد اللّٰہ الحاکم ٤٠٥ھ، دار المعرفۃ بیروت.

مسندابی یعلی، ابو یعلی احمد الموصلی ٣٠٧ھ، دار الکتب العلمیۃ.

موسوعۃ لابن الدنیا، امام ابو بکر عبد اللّٰہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا٢٨١ھ، المکتبۃ العصریۃ بیروت.

شعب الایمان للبیہقی، الامام احمد بن الحسین البیہقی ٤٥٨ھ، دار الکتب العلمیۃ.

المعجم الکبیر، الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی ٣٦٠ھ، دار احیاء التراث العربی.

اَلتَّرغیب وَالتَّرھیب، امام زکی الدین عبد العظیم المنذری ٦٥٦ھ، دارابن کثیر بیروت.

فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، علامہ محمد عبد الرءوف المناوی ١٠٣١ھ، دار الکتب العلمیۃ.

شرح ابی داؤد للعینی، علامہ بدر الدین عینی ٨٥٥، مکتبۃ الرشد ریاض.

دلائل النبوۃ للبیہقی، الامام احمد بن الحسین البیہقی ٤٥٨ھ، دار الکتب العلمیۃ.

الزھد للامام احمد بن حنبل، الامام احمد بن حنبل ٢٤١ھ، دار الغد الجدید.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الامام محمد بن سعد البصری ٢٣٠ھ، دار الکتب العلمیۃ.

الریاض النضرۃ، امام احمد بن عبد اللّٰہ المحب الطبری ٦٩٤ھ، دار الکتب العلمیۃ.

تاریخ مدینۃ دمشق، الحافظ ابو القاسم علی بن حسن الشافعی، المعروف بابن عساکر ٥٧١ھ، دار الفکر.

اسد الغابۃ، امام ابو الحسن علی بن محمد الجزری ٦٣٠ھ، دار احیاء التراث العربی.

الاستیعاب، امام ابو عمرو یوسف بن عبداللہ ٤٦٣ھ، دار الکتب العلمیۃ.

معرفۃ الصحابۃ، امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ ٤٣٠ھ، دار الکتب العلمیۃ.

تاریخ اسلام للامام الذھبی، امام محمد بن احمد بن عثمان الذھبی٧٤٨ھ، دار الکتب العربی.

قوت القلوب، شیخ ابو طالب مکی٣٨٦ھ، دار الکتب العلمیۃ.

کراماتِ صحابہ ، شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی ١٤٠٦ھ، مکتبۃ المدینۃ.

فیضانِ سنّت ، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ، مکتبۃ المدینۃ .
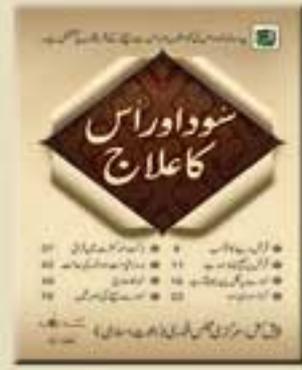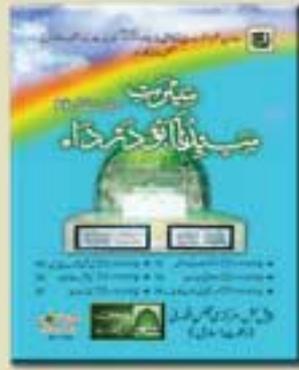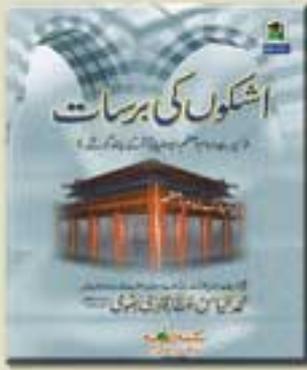
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net